



سوال

(297) باپ کے کہنے سے بیوی کو طلاق نہ دو

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میری بیوی اور میرے باپ کا آپس میں اختلاف ہو گیا جس کی وجہ سے میرے باپ نے مجھ سے اصرار کے ساتھ یہ مطالبہ شروع کر دیا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دو ورنہ وہ (میرا باپ) مجھ سے روز قیامت تک بری (اور الگ) ہے تو کیا میں اپنی بیوی کو طلاق دے دوں حالانکہ اس نے کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ ہی میرے حق میں کوئی کوتاہی کی؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس طرح اکثر ہوتا ہے اور پھر بعد میں صلح ہو جاتی ہے اور دونوں فریق ہو جاتے ہیں اور پھر وقت گزر جانے کے بعد ہر ایک ندامت کا اظہار کرتا ہے 'ابداً اپنی بیوی کو طلاق دینے میں جلدی نہ کریں بلکہ آپ کے والد ساتھ نامناسب رویہ پر سرزنش کے طور پر میکے بھیج دیں اور پھر اپنے باپ کو مطمئن کرنے کی کوشش کریں۔ بیوی کی طرف سے معذرت کریں اور انہیں معافی اور درگزر کی ترغیب دیں تاکہ وہ اپنے مطالبہ سے رجوع کر لیں۔ اگر بیوی نے کوئی گناہ یا کوتاہی نہ کی ہو تو پھر اپنے باپ کے کہنے پر اسے طلاق نہ دیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 4 ص 232

محدث فتویٰ